Vol 6 Issue 6 Dec 2016 ISSN No :2231-5063

International Multidisciplinary Research Journal

Golden Research Thoughts

Chief Editor
Dr.Tukaram Narayan Shinde

Publisher
Mrs.Laxmi Ashok Yakkaldevi

Associate Editor
Dr.Rajani Dalvi

Honorary
Mr.Ashok Yakkaldevi

Welcome to GRT

RNI MAHMUL/2011/38595 ISSN No.2231-5063

Golden Research Thoughts Journal is a multidisciplinary research journal, published monthly in English, Hindi & Marathi Language. All research papers submitted to the journal will be double - blind peer reviewed referred by members of the editorial board.Readers will include investigator in universities, research institutes government and industry with research interest in the general subjects.

Regional Editor

Dr. T. Manichander

International Advisory Board

Kamani Perera
Regional Center For Strategic Studies, Sri Lanka

Janaki Sinnasamy
Librarian, University of Malaya

Romona Mihaila
Spiru Haret University, Romania

Delia Serbescu
Spiru Haret University, Bucharest, Romania

Anurag Misra
DBS College, Kanpur

Titus PopPhD, Partium Christian University, Oradea,Romania

Mohammad Hailat
Dept. of Mathematical Sciences, University of South Carolina Aiken

Abdullah Sabbagh
Engineering Studies, Sydney

Ecaterina Patrascu
Spiru Haret University, Bucharest

Loredana Bosca
Spiru Haret University, Romania

Fabricio Moraes de Almeida
Federal University of Rondonia, Brazil

George - Calin SERITAN
Faculty of Philosophy and Socio-Political Sciences Al. I. Cuza University, Iasi

Hasan Baktir
English Language and Literature Department, Kayseri

Ghayoor Abbas Chotana
Dept of Chemistry, Lahore University of Management Sciences[PK]

Anna Maria Constantinovici
AL. I. Cuza University, Romania

Ilie Pintea,
Spiru Haret University, Romania

Xiaohua Yang
PhD, USA

......More

Editorial Board

Pratap Vyamktrao Naikwade
ASP College Devrukh,Ratnagiri,MS India

R. R. Patil
Head Geology Department Solapur University,Solapur

Rama Bhosale
Prin. and Jt. Director Higher Education, Panvel

Salve R. N.
Department of Sociology, Shivaji University,Kolhapur

Govind P. Shinde
Bharati Vidyapeeth School of Distance Education Center, Navi Mumbai

Chakane Sanjay Dnyaneshwar
Arts, Science & Commerce College, Indapur, Pune

Awadhesh Kumar Shirotriya
Secretary,Play India Play,Meerut(U.P.)

Iresh Swami
Ex - VC. Solapur University, Solapur

N.S. Dhaygude
Ex. Prin. Dayanand College, Solapur

Narendra Kadu
Jt. Director Higher Education, Pune

K. M. Bhandarkar
Praful Patel College of Education, Gondia

Sonal Singh
Vikram University, Ujjain

G. P. Patankar
S. D. M. Degree College, Honavar, Karnataka

Maj. S. Bakhtiar Choudhary
Director,Hyderabad AP India.

S.Parvathi Devi
Ph.D.-University of Allahabad

Sonal Singh,
Vikram University, Ujjain

Rajendra Shendge
Director, B.C.U.D. Solapur University, Solapur

R. R. Yalikar
Director Managment Institute, Solapur

Umesh Rajderkar
Head Humanities & Social Science YCMOU,Nashik

S. R. Pandya
Head Education Dept. Mumbai University, Mumbai

Alka Darshan Shrivastava
Shaskiya Snatkottar Mahavidyalaya, Dhar

Rahul Shriram Sudke
Devi Ahilya Vishwavidyalaya, Indore

S.KANNAN
Annamalai University,TN

Satish Kumar Kalhotra
Maulana Azad National Urdu University

Address:-Ashok Yakkaldevi 258/34, Raviwar Peth, Solapur - 413 005 Maharashtra, India
Cell : 9595 359 435, Ph No: 02172372010 Email: ayisrj@yahoo.in Website: www.aygrt.isrj.org

GRT Golden Research Thoughts

ISSN: 2231-5063 Impact Factor : 4.6052(UIF) Volume - 6 | Issue - 6 | December - 2016

﴾اعجاز بنی کاریگر صاحب کی سماجی خدمات﴿

Shaikh Nikhat Ara Mushtaque

Research Scholar Solapur University Solapur

Mobile No : 9766201830

Email ID : nikhat1977shaikh@gmail.com

انسانی زندگی سماج کے اعتبار سے دو پہلو رکھتی ہے۔ انفرادی اور اجتماعی۔ انفرادی زندگی سے کہیں زیادہ اس کا تعلق اجتماعی زندگی سے ہاتا ہے۔ بلکہ اپنی کل زندگی کا بیشتر حصہ اس اجتماعیت سے واسطہ ہے۔ ہر انسان زندگی میں "فوقتن" چھوٹی موٹی سماجی خدمات عمر انجام دیتا رہتا ہے۔ لیکن ان گمنام سماجی خدمات کے علاوہ اعجاز بنی کاریگر صاحب نے چند بہت ہی اہم سماجی خدمات انجام دیں ہیں۔ ان میں سب سے اہم اُنھی کے استاد محترم شہر شولاپور کے مشہور مدرس اور بزرگ شاعر یعقوب صاحب تیکتا عدنی کی مالی عادت کے لئے ایک کل ہند مشاعرہ کا انعقاد کر کے اپنی زندگی کا سب سے اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ کسی نے کاریگر صاحب کو بتایا کی ان کے اُستاد محترم تیکتا عدنی صاحب پر دو مرتبہ فالیج کا حملہ ہوا ہے۔ اور وہ چلنے پھیرنے اور گفت وشنید سے معزور ہیں۔ تو فوراً کاریگر صاحب نے یہ تہیہ کر لیا کہ اپنے اُستاد کی مالی امداد کے لئے کچھ کریں۔ ان کے استاد و جناب تیکتا عدنی کو صرف ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہی تھے۔ بیٹی تو خیر شادی کر کے اپنے سُسرال چلی گئی تھی۔ اور بیٹا چونکہ جسمانی طور پر بہت کمزور تھا۔ اس لئے کوئی کام کرنے سے قاصر تھا۔ غربت کا یہ عالم تھا کہ جناب تیکتا عدنی صاحب کو ماہانہ صرف 40 روپے پنشن ملا کرتی تھی۔ اور گھر خرچ چلانے کے لئے موصوف کی اہلیہ جو اس وقت 70 سے زائد برس کی تھیں۔ بیڑیاں بنا کر جیسے تیسے گذرا کرتی تھیں۔

کاریگر صاحب نے یہ سب دیکھا تو اپنے دل میں عزم صمیم (مستقل ارادہ) کے ساتھ اپنے استاد کی مالی اعانت کے لیے ایک کل ہند مشاعرہ کے انعقاد کا ارادہ کر لیا۔ اس کے لیے کاریگر صاحب اکیلے ہی عطیات جمع کرنا شروع کر دیا۔ اس زمانے میں یعنی 1987ء میں تنخواہ بہت کم ہوا کرتی تھیں۔ اس لیے دو۔ دو پانچ۔ پانچ روپے سے اعطیات اُصول کرنے پڑے۔ اتفاق سے اس دوران احمد نگر کی چاند سلطانہ میں ایک کل ہند مشاعرہ رکھا گیا تھا اور وہاں پر شولاپور سے بہ حیثیت شاعر کاریگر صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ مشاعرہ رات دس بجے شروع ہوا۔ اور تین بجے شب ختم ہوا۔ مشاعرہ کے دوران کاریگر صاحب ہر اُس شاعر کا نام تخلص ایک کاغذ پر لکھ لیتے۔ جس کا کلام ترنم اور سُنانے کا انداز اچھا ہوتا۔ اس مشاعرے میں شولاپور، شہاپور، شہاباد، مالیگاؤں، پونہ، کلیان وغیرہ سے قریب 30 شعراء نے شرکت کی تھی۔ سب میں تین بجے مشاعرہ ختم ہونے پر چند مخصوص لوگوں کی فرمائش پر اسکول کے بڑے سے کمرے میں ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔ یہ نشست شب ساڑھے تین بجے سے صبح 6 بجے تک چلتی رہی۔ کاریگر صاحب نے تمام شعراء حضرت سے کہا کہ "میں شولاپور سے آیا ہوں، وہاں میرے اُستاد جنھوں نے ساری زندگی بے مثال تدریس سے ہزاروں بچوں کو تعلیم دی۔ اُن کا مستقبل سوارا۔ میں ان کی مالی امداد کے

لئے ایک مشاعرہ منعقد کرنا چاہتا ہوں۔ اُستاد محترم ا یکتا عدنی شہر شولا پور کے ایک نمایاں شاعر بھی تھے۔ فالج کے دو مرتبہ حملے اور غربت کی وجہ سے وہ فراش ہو چکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کے آج اس مشاعرہ میں موجود تمام شعرا شولا پور تشریف لائے اور اس بزرگ اُستاد میں شاعر کی مالی اعیانت کرے تمام شعرا حضرات نے مشاعرے میں شرکت کا یقین دلایا۔ یہ بات بھی میں صاف کردوں کی تمام شعرا کے قیام و طعام کا معاقول انتظام کیا جائیگا۔ اور اُن کے آمد و رفت کے آخراجات انھیں دیے جائینگے لیکن ہم کسی بھی شاعر کو مشاعرے میں شرکت کے لئے کوئی معاوضہ نہیں دے پائے گے۔ تمام شعرا نے لبیک کہا۔

مشاعرہ 13 فروری بروز سنیچر 1987ء کو شولا پور کے دامانی حال میں رکھا گیا۔ کاریگر صاحب نے اس مشاعرے کے تیاری کے لیے شب و روز محنت کی اور 25 ہزار روپے جمع کیے۔ شاعروں کے قیام کے لئے شولا پور ریلوے اسٹیشن کے روبرو سوی دھالاج میں انتظام کیا گیا۔ تھا۔ اس لاج کے مالک عبدالمجید شیخ صاحب نے شاعروں کے قیام کا مفت انتظام کیا تھا۔ اس مشاعرے میں 33 شعرا حضرت نے شرکت فرمائی تھی۔ طعام کا انتظام کاریگر صاحب کے شہر کے دوستوں نے اپنے مکانوں پر اور ہوٹلوں میں کیا تھا۔ اور سارے اخراجات انھوں نے خود برداشت کیے۔ اس کے علاوہ مشاعرے سے چند روز پہلے شولا پور کے پرائمری اسکول کے اساتذہ نے ایک جلسہ رکھا تھا۔ جس میں مہمان خصوصی کے طور پر اہم شخصیت ظ۔ انصاری صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس زمانے میں ظ۔ انصاری صاحب ''مہاراشٹر ساہتہ اکاڈمی ممبئی'' کے صدر تھے۔ کاریگر صاحب نے موقع غنیمت جان کر اساتذہ کے اس جلسے میں شریک ہوئے اور ظ۔ انصاری صاحب کی تقریر کے بعد ان سے ملاقات کی اور اپنے اُستاد ا یکتا عدنی صاحب مختصر تعارف پیش کیا۔ اور کہا کہ۔ شولا پور کی سرزمین پر بے شمار شعرا گذر چکے ہیں۔ اور آج بھی موجود ہیں۔ لیکن اسٹیٹ اُردو اکاڈمی کی طرف سے کسی بھی شاعر کو انعام و اکرام سے نوازہ نہیں گیا۔ میری آپ سے معدبانہ التماس ہے اس غربت مفلوج اور مشہور شاعر اور استاد کی مالی امداد کی جائے۔''

یہ سب سن کر ظ۔ انصاری صاحب نے وعدہ کیا اور کہا کہ ان شاعر صاحب کا ایک مجموعہ کلام، التماس نامہ کے ساتھ آپ مجھے گور نمینٹ گیسٹ پاؤس میں رات 1 بجے لا کر دیں۔ کاریگر صاحب گھر آ کر اپنے اُستاد محترم کا مجموعہ کلام 'غبار (کارواں)' اور التماس نامہ کے ساتھ ان کے دئے ہوئے وقت پر گیسٹ ہاؤس پہنچ کر انھیں یہ دونوں چیز دے دیں۔ اتفاق دیکھیے جس روز مشاعرہ تھا اُسی روز ظ۔ انصاری صاحب کی مہربانی سے ڈہائی ہزار روپے کا چیک وصول ہوا۔ مشاعرے کے بعد جب کاریگر صاحب نے ا یکتا عدنی صاحب کی خدمت میں قیمہ زر (روپے کی تھیلی) اور ساتھ ہی اُردو اکاڈمی کا ڈھائی ہزار کا چیک پیش کیا تو سارا ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔ اور بہت سے حاضرین کی آنکھوں میں آنسو بھر آ گئے۔ کیوں کہ انھوں نے دیکھا ا یکتا عدنی کے جسمانی حالت بہت ہی دیگر گوں تھی۔ اور انھیں بڑی مشکل سے رکشا میں بیٹھا کر مشاعرہ میں لا تا گیا تھا۔ اور دو چار لوگوں کی مدد سے انھیں اسٹیج پر بیٹھایا گیا تھا۔ اس سلسلے میں کاریگر صاحب کے ایک شاگرد ثنا اللہ گل فروش کو نہیں بھول سکتے کیوں کہ کاریگر صاحب کے کہنے پر وہ چالیس پھولوں کے ہار اور ایک بہت ہی خوبصورت اور بڑا ہار یکتا عدنی صاحب کے لیے دو رکشا بھر کر لائے تھے۔ جب کاریگر صاحب نے ان سے ان ہاروں کی قیمت پوچھی اور رکشا کا کرایہ پوچھا تو کاریگر صاحب کے شاگرد نے بڑے خلوص سے جواب دیا کہ۔

''سر میں نے سُنا ہے کہ مالی امداد کا یہ مشاعرہ آپ اپنے اُستاد کے لیے کر رہے ہیں۔ اور جو کچھ میں لایا ہوں۔ وہ میرے اپنے اُستاد کے لیے لایا ہوں۔ اس لیے سر میری طرف سے پھول تحفہ سمجھ کر قبول کیجیے۔''

دوسرے دن صبح کاریگر صاحب ایکتا عدنی صاحب کے مکان پر گئے تو وہ بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے جیسے ہی کاریگر صاحب کو دیکھا اُٹھنے کی کوشش کرنے لگے لیکن اُٹھ نہیں پائے۔ عالم یہ تھا کی آنکھیں عشق بار تھیں۔ کاریگر صاحب انھیں اُٹھا کر اپنے گلے لگا لیا۔ ان کی اہلیہ محترم بھی موجود تھیں وہ بھی زار و قطار رونے لگی۔ اور کاریگر صاحب سے کہا۔

''کہ میرے شوہر نے ساری عمر 100 روپے کا ایک نوٹ نہیں دیکھا۔ اور ہمیں محض آٹھ آنے یا ایک روپے کی دوا کے لئے اپنی شادی شدا بیٹی کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑتا تھا۔ بیٹے تم نے ہماری مالی امداد کر کے ہمیں اس ذلت سے بچا لیا۔ ہم دونوں اپنی آخری سانس تک ہمارے لئے دُعا کرتے رہیں گے''

پھر بعد میں انھوں نے وہ رقم بینک میں جمع کروادی۔ اور اس طرح انھوں نے باقی زندگی میں اُسی رقم سے اپنا علاج بھی کروالیا۔ لیکن مکمل طور پر شفایاب نہ ہو سکے۔ اور پھر چند برس کے بعد وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اسی طرح شولاپور کی سرزمین پر اقبال قلب کے زیر اہتمام بہت سے ناقابل فراموش مشاعرے منعقد کیے گئے۔ ان مشاعروں میں خاص طور پر ضلع گلبرگا شریف نے شہا آباد سے ایک بہت ہی غریب لیکن عمدہ شاعر کو دعوت دی جاتی رہی۔ ان شاعر کا نام تھا۔ صابر 'شاہ آبادی' یہ شاعر اپنا بہت ہی دل آویز ترنم میں پیش کیا کرتے تھے۔ ایک تو دلوں میں اُترنے والا ترنم اور پھر کلام کی خوبصورتی سلاست روانی، اس وجہ سے مشاعرے میں تمام حاضرین دیوانے ہو جاتے تھے۔ اور مشاعرے ختم ہونے کے بعد گھروں کو جاتے ہوئے لوگ صابر صاحب کا کلام انھیں کے ترنم میں گنگنایا کرتے تھے۔ وہ چونکہ بے حد غریب تھے۔ اس لیے ان کا رہن سہن اور کھانا ہی معمولی ہوا کرتا تھا۔ اس پر پس ستم بالائے ستم یہ کہ وہ کثرت سے ریٹ نوشی کیا کرتے تھے۔ یہ سمجھ لیجیے کی مشاعروں کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ سیگاریٹ پر خرچ کیا کرتے تھے۔ اس طرح ہوتے ہوتے وہ کافی بیمار رہنے لگے۔ ایک مرتبہ سوشل اُردو ہائی اسکول میں ایک مشاعرہ رکھا گیا۔ جس کی نظامت خود کاریگر صاحب کی طرف تھی۔ جب کاریگر صاحب نے چند شعرائے کرام سے مشاعرہ پڑھوایا تو سامعین حضرات نے فرمائش کی کی صابر صاحب کو پیش کیا جائے اس مشاعرے کی خاص کشش صابر صاحب کو پیش کیا جائے اس مشاعرے کی خاص کشش صابر صاحب ہی تھے۔ کاریگر صاحب نے کہا کہ اپنا کلام پیش کیجیے تو وہ بڑی مشکل سے کھڑے ہو گئے اور تحت میں کلام سُنایا۔ لیکن چونکہ شولاپور کے سامعین ان کے ترنم کے دلدادہ تھے۔ انھوں نے فرمائش کی کہ ترنم سے پڑھا جائے۔ کاریگر صاحب بھی صابر صاحب سے تقاضہ کیا کہ وہ ترنم سے کلام سنائے صابر صاحب پس و پیش میں پڑ گئے کاریگر صاحب کو حیرت ہوئی۔ پھر انھوں نے ترنم سے صرف ایک ہی شعر سُنایا تھا۔ کی نقاحت سے نڈھال ہو کر اچانک بیٹھ گئے۔ کاریگر صاحب ان کی طرف دیکھا تو چہرے پر پسینہ دیکھائی دیا۔ مشاعرے کے بعد کاریگر صاحب نے پوچھا کی ایسا کیوں ہوا۔ برحال وہ شاہ آباد چلے گئے اور پھر اُنکے دوست عبدالرزاق اسر سے کاریگر صاحب کو معلوم ہوا کہ انھیں پھیپھڑوں کا کینسر لاحق ہوا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ انھیں حیدرآباد لے جایا گیا تھا۔ جہاں ڈاکٹروں نے انھیں دوائی تجویز کیں وہ فوراً وہاں

سے واپس لوٹے غربت کا یہ عالم تھا کہ وہ اس خطرناک مرض کے لیے دوائیاں خریدنے سے قاصر تھے۔ کاریگر صاحب یہاں چار روز کی دوڑ دھوپ کے بعد صابر صاحب کے لیے-/6000 روپے جمع کیے۔ اور خود ہی شاہ باد پہنچے۔ حالت قابل رحم تھی۔ لیکن ایک بات یہ ہوئی کہ اس رقم کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں زندگی کی چمک در آئی۔ کاریگر صاحب نے انھیں وہ رقم ادا کر دی۔ اور کہا کہ شولاپور کے آپ کے چاہنے والوں نے آپ کے لئے عطیہ بھیجا ہے۔ کاریگر صاحب اُس رات وہاں سے لوٹ آئے۔ اور پھر چار روز میں-/4000 روپے جمع کئے۔ اور پھر شاہ باد پہنچے۔ اب تو حالت اور بھی دیگر گوں تھی۔ علاج جاری تھا۔ لیکن فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ کاریگر صاحب واپس شولاپور آئے۔ دو روز کے بعد اس غریب لیکن ترنم نعت گو شاعر کا انتقال ہو گیا۔ 'برگ حنا' میں ان پر کاریگر صاحب نے ایک نظم لکھی ہے۔

تیری نعتوں کے مہکتے ہوئے گلدستوں نے۔
کتنی سانسوں میں رچی حبِ نبیؐ کی خوشبو
جانے کتنوں کی سماعت میں شہد گھول گیا۔
تیرے لہجے، تیری آواز میں پنہاں جادو۔

Shaikh Nikhat Ara Mushtaque Ahmed
Research Scholar, Solapur University, Solpaur.

Publish Research Article
International Level Multidisciplinary Research Journal For All Subjects

Dear Sir/Mam,

We invite unpublished Research Paper,Summary of Research Project,Theses,Books and Book Review for publication,you will be pleased to know that our journals are

Associated and Indexed,India

- ✶ International Scientific Journal Consortium
- ✶ OPEN J-GATE

Associated and Indexed,USA

- EBSCO
- Index Copernicus
- Publication Index
- Academic Journal Database
- Contemporary Research Index
- Academic Paper Databse
- Digital Journals Database
- Current Index to Scholarly Journals
- Elite Scientific Journal Archive
- Directory Of Academic Resources
- Scholar Journal Index
- Recent Science Index
- Scientific Resources Database
- Directory Of Research Journal Indexing

Golden Research Thoughts
258/34 Raviwar Peth Solapur-413005,Maharashtra
Contact-9595359435
E-Mail-ayisrj@yahoo.in/ayisrj2011@gmail.com
Website : www.aygrt.isrj.org